ابوالامان امرتسری

گورونانک اور زکوٰۃ

اسلام کا مقرر کردہ تیسرا رکن زکوٰۃ کی ادائیگی ہے۔ قرآن شریف میں جہاں بھی نماز کی پابندی اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے وہاں ساتھ ہی زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ زکوٰۃ اصل میں امیروں کے مال میں غریبوں کا حق ہے۔ چنانچہ قرآن شریف کا ارشاد ہے اقیموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ و اقرضوا اللہ قرضاً حسنا، یعنی نماز ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو، اور ضرورت مندوں کو اللہ کے نام پر قرض بھی دے دیا کرو۔ الغرض اسلام نے ہر ایک مالدار کے لیے یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے مال میں سے اسلام کی مقرر کردہ زکوٰۃ ضرور دیتا رہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے بارہ میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ماخالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ یعنی جس مال سے زکوٰۃ ادا نہ کی جائے وہ سب کا سب برباد ہوجاتا ہے۔ الغرض زکوٰۃ امیروں کے مال میں غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور اپاہجوں کا حصہ ہے اور روپیہ کو ایک جگہ جمع ہونے سے روکنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ دنیا میں جس قدر بھی جھگڑے اور فسادات ہوتے ہیں ان سب کی بنیاد روپے کی تقسیم پر ہے۔ جب روپیہ زیادہ لوگوں کے ہاتھ سے نکل کر چند لوگوں کے ہاتھ میں چلا جائے اور وہ اسے روک لیں تو اس کا لازمی نتیجہ باقی دنیا کا بھوکوں مرنا ہی نکلتا ہے۔ اسلام نے اس بات سے بہت سختی سے روکا ہے کہ روپے کو اس طرح روک کر دوسروں کو بھوکوں مارنے کا بندوبست کیا جائے۔

ایک سکھ ودوان نے اسلام کے پیش کردہ رکن زکوٰۃ کے بارہ میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے:

"زکوٰۃ دان دینے کا ایک طریق مقرر کر دیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ اپنی کمائی سے کم از کم چالیسواں حصہ ہر شخص کے لیے ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر اس سے زیادہ دے سکے تو یہ اس کی توفیق پر موقوف ہے۔ ورنہ چالیسواں حصہ ادا کرنا اس پر فرض ہے۔ اگر اس طریق کی پابندی کی جائے تو خدمتِ خلق اور نیکی کے لیے روپیہ جمع کرنے کا بہت ہی اعلیٰ ذریعہ ہے۔" (ترجمہ از جیون کرناں صہ ۲۶)

ایک اور ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ بیان کرتے ہیں:

"اپنے مال میں سے خدا کے نام پر جو حصہ نکالا جائے اس کا نام زکوٰۃ اس لیے مشہور ہوگیا ہے کہ اس کے نکالنے سے مال پاک ہوجاتا ہے۔ قرآن شریف میں زکوٰۃ کی ادائیگی ایک مذہبی رکن ہے۔ (ملاحظہ ہو سورۃ بقرہ آیت ۴۳) جو مال ایک سال قبضہ میں رہے اس کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ اس سے کم عرصہ کے لیے نہیں۔" (انسائیکلوپیڈیا

آف سکھ لٹریچر صفحہ ۱۴۹۵)

اسی طرح زکوٰۃ کے ذریعہ وصول شدہ روپے کے اخراجات کے بارہ میں سردار صاحب موصوف نے یہ بیان کیا ہے:

"زکوٰۃ کا مال سات جگہ خرچ کرنے کا حکم ہے۔ فقیروں، یتیموں اور زکوٰۃ جمع کرنے والوں پر، غلاموں کو آزاد کرانے اور مقروضوں کا قرض ادا کرنے پر۔ خدا کے نام یعنی جہاد پر اور مسافروں پر۔"

قرآن شریف میں زکوٰۃ کے روپیہ کے صرف کا طریق یہ مذکور ہے: اٰتی المال علیٰ حبه ذوالقربیٰ والیتمیٰ والمسکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب (سورۃ بقرۃ ع ۲۲) یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر اپنا مال اپنے قریبی رشتہ داروں۔ یتیموں۔ مسکینوں۔ سوال کرنے والوں اور قیدیوں کے لیے خرچ کرتے رہو۔

ایک سکھ وِدوان گیانی سردول سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ:

"جس کے بیٹے۔ دوست۔ بھائی وغیرہ رشتہ دار بھوکے رہیں اور وہ دوسرے لوگوں کو بہت سی چیزیں دان دیتا رہے۔ اس کا یہ فعل قابلِ تعریف نہ ہوگا۔ تعریف اسی کی ہوتی ہے جو پہلے اپنے قرابت داروں کا خیال رکھے اور بعد میں دوسرے لوگوں پر خرچ کرے۔" (خالصہ من موڈک صفحہ ۴۲)

اسلام نے بھی قرابت داروں کا حق دوسروں پر مقدم کیا ہے۔

گورونانک کے خیالات

گورونانک صاحب بھی زکوٰۃ کی ادائیگی کو ضروری خیال کرتے تھے۔ ان کے نزدیک اس کے بغیر انسان خدا کے راستہ کو پا ہی نہیں سکتا۔ بلکہ جو امیر زکوٰۃ ادا نہیں کرتے وہ باباجی کے نزدیک خدا تعالیٰ کی لعنت کے حقدار ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

گھال کھائے کچھ ہتھو دے   نانک راہ پچھانے سے

(صفحہ ۱۲۴۵)

یعنی جو لوگ اپنی محنت کی کمائی میں سے اللہ تعالیٰ کا حصہ نکالتے ہیں۔ وہی اس کے راستہ کو پا سکتے ہیں۔ اور اس کے مقرب بن سکتے ہیں۔ اور جو لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دیتے ان کے بارہ میں باباجی کا یہ ارشاد ہے:

ل۔ لعنت برسے تنہاں جو زکوٰۃ نہ کڈھدے مال   دھکا پوندا غیب دا ہوندا سب زوال

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۱۰۷)

یعنی جو لوگ اپنے اموال میں سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے وہ خدا کی لعنت کے مورد بنتے ہیں۔ ان پر اچانک کوئی نہ کوئی آفت آجاتی ہے جو سب کچھ صفایا کر جاتی ہے۔ یاد رہے کہ باباجی کا یہ فرمان جنم ساکھی بھائی بالا مطبوعہ ۱۸۷۱ء کے صفحہ ۲۵ پر بھی موجود ہے۔

اس کے علاوہ زکوٰۃ کے بارہ میں باباجی کا یہ ارشاد بھی ہے:

دے نہ مال زکوٰۃ جو تسدا سنو بیان — اکے تاں لیون چور لوٹ اکا آفت پوا جان
نہ دتا راہ خدا ئیدے نہ دتا قرض جہان — وانگوں صاحب ڈنے سب لوٹ لئی شیطان

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۹۹۔ جنم ساکھی اردو صفحہ ۲۲۸)

باباصاحب موصوف کا مندرجہ بالا ارشاد اصل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تشریح ہے **ما خالطت الزکوٰۃ مالا قط الا اھلکتہ**۔

اسی طرح ایک مقام پر باباجی نے ایمان کی شرائط بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"بابا بولیا ایمان دیاں چار شرطاں ہن۔ اول بزرگاں دی صحبت۔ دوم مال دی زکوٰۃ۔ سوم گناہ تھیں پاک۔ چہارم خدا دی یاد۔" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۱۴۱)۔

زکوٰۃ کے بارہ میں باباجی کا یہ ارشاد بھی سکھ لٹریچر میں موجود ہے:

پئے قبول زکوٰۃ سو — دیوے آپ کمائے

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۵۷)

یعنی وہ زکوٰۃ قبول کی جاتی ہے کہ جو انسان خود بخود اپنی کمائی میں سے ادا کرتا رہے۔ یعنی اپنی خوشی اور شرح صدر سے پیش کرتا ہے۔ دل کو تنگ کرکے دیا ہوا مال بابرکت نہیں بن سکتا۔

اسلام میں دسواں حصہ خدا کے نام پر پیش کرنے کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور بابا نانک صاحب نے بھی اپنی کمائی سے دسواں حصہ خدا تعالیٰ کے نام پر خرچ کرنے والوں کو قطعی جنتی قرار دیا ہے۔ چنانچہ گیانی گیان سنگھ جی لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ باباجی نے یہ فرمایا تھا کہ:

سنو قاضی رکن الدین پنج نصیحتاں ایہہ — اللہ دی کر بندگی۔ سچ بولیں نس ڈیہہ
کھاؤ کھواؤ کھٹ کے کر مشقت کار — نکھ سکھ پوے پسینڑا ہو کھانا سار
دسواں حصہ اوس تھیں راہ ربدے دیدے — ان پوچھے پائسے بہشت سو سچ حقیقت ایہہ

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۱۲)

جنم ساکھی بھائی بالا میں بھی باباجی کا ایک شبد موجود ہے۔ جو اسی قسم کے مفہوم پر مشتمل ہے۔ مثلاً:

سنو قاضی رکن دین پند نصیحتاں ایہہ — چھڈ و راہ شیطان دا سچ حقیقت ایہہ
باجھ اللہ دی بندگی چھڈو عمل بکار — درگاہ گیا جانیئے۔ نانک ایہہ اثار
کر مشقت زیدوی سیس اٹھاؤ بھار — نکھ سکھ پوے پسینڑا سوئی کر وا بار

دسواں حصہ ونڈ کے راہ خدائی دے   پادس اج بہشت وا سچ حقیقت ایہہ
(جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۵۲)

ان دونوں شبدوں کا خلاصۂ مطلب یہی ہے کہ جو لوگ اپنی محنت کی کمائی میں سے دسواں حصہ خدا تعالیٰ کے نام پر خرچ کرتے رہیں گے وہ جنت کے وارث ہوں گے۔

سکھ مذہب میں بھی دسواں حصہ خدا کے نام پر خرچ کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور ایسا کرنے والوں کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے ان کی مذمت کی گئی ہے (ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا آف سکھ لٹریچر ص ۱۸۴۴ و رہت نامہ بھائی دیا سنگھ و خالصہ رہت پرکاش ص ۱۵ و رہت نامیاں دا سار و رہت نامہ بھائی نند لال و خالصہ دھرم شاستر ص ۱۶۹ وغیرہ)

الغرض ان تمام حوالہ جات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بابا نانک صاحب نے زکوٰۃ کے بارہ میں بھی اسلام کے پیش کردہ نظریات کو اپنایا ہے۔ اور ہر شخص کے لیے اس کی ادائیگی ضروری قرار دی ہے۔ بلکہ جو لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دیتے وہ آپ کے نزدیک خدا تعالیٰ کی لعنت کے مورد ہیں۔

سکھ مسلم تاریخ

مصنفہ ابوالامان امرتسری

سکھ تاریخ میں مسلمان بادشاہوں اور حکمرانوں کو سراسر غلط اور بے بنیاد الزام لگا کر بدنام کیا گیا ہے۔ اور بعض مورخین نے تہذیب اور اخلاق کی تمام ذمہ داریوں سے بے نیاز ہو کر مسلمانوں کی تحقیر کی ہے۔ چونکہ وہ تاریخ ایک ایسی زبان میں تھی جس سے مسلمان عام طور پر آشنا نہ تھے اس لیے وہ اس تاریخ کا صحیح رنگ میں جائزہ نہ لے سکے اور نہ ہی اس کا ازالہ کر سکے اور اسی وجہ سے یہ زہر اندر ہی اندر اپنا کام کرتا رہا۔

ابوالامان امرتسری نے ان الزاموں کو سکھ تاریخ اور حقائق کی روشنی میں بے بنیاد ثابت کر کے واضح کیا ہے کہ یہ بہت عرصہ بعد مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ:

ادارہ ثقافت اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور

ادارہ کی تازہ مطبوعات

تشبیہاتِ رومی

مصنفہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم

مولانا جلال الدین رومی تشبیہ و تمثیل کے بادشاہ ہیں۔ وہ ہر قسم کے اخلاقی و روحانی مسائل کو سلجھانے اور ہر باریک نکتے کی وضاحت کرنے کے لیے ایسی دلنشیں تشبیہ دیتے ہیں جو یقین آفرین بھی ہوتی ہے اور وجد آور بھی رومیات کے مشہور عالم اور نامور مفکر ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم نے ان تشبیہات کی بڑے دل کش اور وجد آفرین انداز میں تشریح کی ہے۔ اور ان کی یہ تصنیف حکمت و معرفت کا ایک بحرِ زخار ہے جس کی اشاعت سے اردو زبان کے افادی ادب میں گراں قدر اضافہ ہوا ہے۔

خوشنما ٹائپ۔ دیدہ زیب طباعت۔ عمدہ کاغذ۔ قیمت: آٹھ روپے

الٰہیاتِ رومی (انگریزی)

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم کی اس بیش بہا تصنیف میں رومی کے ان افکار و تصورات کی حکیمانہ تشریح کی گئی ہے جو الٰہیاتِ اسلامی کی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ کتاب عالم مادی، عالم روحانی، تخلیق، ارتقاء، عشق، مشیت، انسانِ کامل، فنا و بقا، وجودِ باری تعالیٰ، وحدتِ وجود اور وحدتِ شہود جیسے اہم ابواب پر مشتمل ہے اور رومی کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ قیمت تین روپے بارہ آنے۔

اجتہادی مسائل

(شاہ محمد جعفر پھلواروی)

شریعت نام ہے قانون کا جو ہر دور میں نیا روپ دھارتا ہے اور دین اس کی وہ روح ہے جو کبھی نہیں بدلتی۔ ہر دور میں ایک ہی حکم نہیں چل سکتا۔ ہر عہد کے لیے الگ الگ احکام ہوتے ہیں اور اس کے لیے اجتہاد اور بصیرت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کتاب میں ایسے متعدد مسائل پر بحث کی گئی ہے جن کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

قیمت چار روپے آٹھ آنے

سیاستِ شرعیہ

(مؤلفہ رئیس احمد جعفری)

دنیا بادشاہت، آمریت، جمہوریت، اشتراکیت اور اشتمالیت کے نظاموں کا تجربہ کر چکی ہے لیکن انسانیت کے دُکھ کا مداوا کہیں نہیں ملتا۔ اسلام نے بھی اب سے چودہ سو برس پہلے ایک دستورِ حیات پیش کیا تھا جو دوسرے تمام نظاموں سے بالکل الگ اور منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ سیاستِ شرعیہ میں قرآن اور حدیث کی روشنی میں اسی اجمال کی تفصیل ہے۔ قیمت ۵ روپے۔

کمرشل انٹرسٹ

مرتبہ شاہ محمد جعفر پھلواروی

کیا تجارتی سود واقعی وہی ربٰو ہے جس کی قرآن نے مخالفت کی ہے یا اس سے مختلف چیز ہے۔ یہ کتاب اسی موضوع پر لکھی گئی ہے اور اس کے تمام ضروری پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

سرگزشتِ غزالی

مترجمہ محمد حنیف ندوی

امام غزالی کی "المنقذ" کا اردو ترجمہ جس میں انہوں نے اپنے فکری و نظری انقلاب کی دلچسپ داستان بیان کی ہے اور بتلایا ہے کہ کس طرح انہوں نے جبہ و عبا اور مسند و دستار کی زندگی چھوڑ کر گلیم فقر کی روش اختیار کی اور تصوف کو اپنا نصب العین قرار دیا۔ قیمت ۳ روپے۔

تحدیدِ نسل

شاہ محمد جعفر پھلواروی

پاکستان کی آبادی میں ہر سال دس لاکھ نفوس کا اضافہ ہو رہا ہے اور وسائلِ زندگی اور آبادی میں توازن قائم رکھنے کے لیے تحدید نسل ضروری ہے۔ اس کتاب میں دینی اور عقلی شواہد سے اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے قیمت ۱۲ آنے۔

ملنے کا پتہ:

سکریٹری ادارہ ثقافتِ اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور